روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
جمعرات 24 جولائی 2014ء 25 رمضان 1435 ہجری 24 وفا 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 169

روزے ڈھال ہیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اَلصِّیَامُ جُنَّة

روزے ڈھال ہیں

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب فضل الصوم حدیث نمبر1761)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔

کوئی موقعہ دعا کا آپ ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ایک دفعہ رمضان کے مبارک ماہ میں آپ اپنے مکان کی سب سے اوپر کی چھت پر مغرب کے قریب چڑھ گئے۔وہ اس مہینہ کا آخری روزہ تھا۔آپ کی توجہ دعاؤں کی طرف ہوئی۔بعدۂ آپ نے ذکر کیا کہ سورج کے غروب کو میں دیکھتا تھا اور دعائیں کرتا تھا۔سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ہی یک دفعہ ایسا محسوس ہوا۔جیسا کہ کوئی بڑی رحمت کا دروازہ یکبارگی بند ہوتا تھا۔گویا رمضان شریف کی برکات سے فائدہ اٹھا سکنے کا وہ آخری وقت تھا۔

فرمایا۔ان دعاؤں کے درمیان میں نے ایک دعا یہ کرنی چاہی کہ میری جماعت کے درمیان کبھی اختلاف نہ ہو۔میری توجہ اس دعا سے پھیری گئی اور یہ خیال دل میں آیا کہ اختلاف تو ہوتے ہی رہیں گے۔تب میں نے یہ دعا کی کہ ان لوگوں میں تقویٰ قائم رہے۔سو یہ خیال حضرت کا بہت ہی سچا ہے۔میں دیکھتا ہوں کہ جن لوگوں کے درمیان کسی سبب سے کوئی اختلاف کسی خیال یا مسئلہ کے سبب سے ہو بھی جاتا ہے۔وہاں بھی تقویٰ قائم رہتا ہے۔ہمارے احباب کو چاہئے کہ معمولی اختلافات کی وجہ سے نادان ملّانوں کی طرح فتویٰ بازی کی طرف نہ جھکیں۔جو بہت جلد دوسرے کو بے ایمان، مفسد پرداز وغیرہ الفاظ بولنے لگ جاتے ہیں اور صبر نہیں کر سکتے اور دنیوی معاملات کی وجہ سے دینی امور میں خلل اندازی نہیں کرنی چاہئے۔ہم سب ایک دوسرے کے اعضاء ہیں اور ہر عضو کا کام الگ ہے۔یہ ہو نہیں سکتا کہ ہر عضو سے دوسرے اعضاء کے کام کا مطالبہ کیا جائے۔

(بدر قادیان 11 دسمبر 1913ء صفحہ 5)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے۔وہ خدا کے فضل سے ضرور حصہ لے گا۔اس لئے ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔جو زیادہ نہیں۔وہ دو ہی رکعت پڑھ لے،کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے،کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو۔اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے۔؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں،لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے۔لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم ص182)

درس القرآن واختتامی دعا

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 29 جولائی 2014ء کو لندن میں درس القرآن ارشاد فرمائیں گے اور اختتامی دعا کروائیں گے۔یہ درس القرآن ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 4:30 بجے لائیو نشر ہوگا۔نیز مورخہ 30 جولائی کو 2 بجے صبح اور 5:30 بجے صبح دوبارہ نشر کیا جائے گا۔احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔

حضور انور کا خطبہ عید الفطر

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ 30 جولائی 2014ء کو خطبہ عید الفطر ارشاد فرمائیں گے۔یہ خطبہ عید الفطر ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3:00 بجے لائیو نشر ہوگا۔احباب اس سے استفادہ فرمائیں۔جبکہ عید الفطر کے لئے لائیو خصوصی نشریات 2:30 بجے دوپہر سے 6 بجے شام تک ہوں گی۔

فضل جذب کرنے کا ذریعہ

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔خاص طور پر ان لوگوں کو جن کے سپرد بعض جماعتی خدمات ہوئی ہوئی ہیں۔وہ خاص طور پر اس بات مدنظر رکھیں کہ یہ فضل جذب کرنے کے لئے ہمیں عاجزی، انکساری اور دعا اور محنت کی ضرورت ہے۔“

(روزنامہ الفضل 18 فروری 2014ء)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2014ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ پاکستان)

تبصرہ کتب

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

(مرتبہ: امۃ الباری ناصر صاحبہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے جامع حالات زندگی محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ نے مرتب کئے ہیں۔ یہ لجنہ اماء اللہ کراچی کے شعبہ تصنیف کی صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ کی کتاب نمبر 97 ہے۔

حضرت مفتی صاحب 1872ء میں بھیرہ ضلع شاہپور حال ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ بھیرہ میں مفتیوں کے چار پانچ گھر اکٹھے ایک ہی محلّہ میں تھے اس لئے وہ مفتیوں کا محلّہ کہلاتا تھا۔ آپ کے والد ماجد کا نام مفتی عنایت اللہ صاحب تھا جو حضرت مسیح موعود کے دعویٰ سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔ دینی تعلیم کے لئے حضرت مفتی صاحب کو حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس جموں بھیجا گیا۔ جموں میں آپ کا قیام چھ ماہ تک رہا۔ اس مختصر عرصے میں جو تعلق قائم ہوا وہ استاد شاگرد سے بڑھ کر باپ بیٹے کی طرح تھا۔ مفتی صاحب ساری عمر ایک مؤدب بیٹے کی طرح حضرت مولانا نورالدین کی عزت کرتے تھے اور تحریر میں آپ کے نام کے ساتھ ابی المکرّم لکھتے۔ جموں سے واپس آ کر حضرت مفتی صاحب کو علی گڑھ سکول میں داخل کرانے کا ارادہ کیا گیا مگر وہاں داخلہ نہ مل سکا۔ آپ بھیرہ سکول میں داخل ہو گئے۔

1890ء میں مفتی صاحب نے انٹر پاس کر لیا اور آپ جموں ہائی سکول میں انگلش ٹیچر مقرر ہوئے۔ اسی سال آپ قادیان گئے اور بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپ کی عادت تھی کہ حضور کے مقدس کلمات نوٹ بک میں تحریر کر لیتے اور پھر اپنے دوستوں کو بھی لکھ بھیجتے۔ جس سے احباب کے ایمان میں تازگی آتی۔ 1895ء میں حضرت اقدس کی ہدایت پر آپ نے عبرانی زبان کی تعلیم حاصل کی تا کہ عربی کو ام الالسنہ ثابت کرنے میں مزید ثبوت مہیا ہو سکیں۔ 1900ء میں آپ نے طوعی طور پر یہ مشغلہ بھی اختیار کر رکھا تھا کہ اخبارات، کتب اور میگزین خرید کر ضروری نکات سے حضرت اقدس کو آگاہ کرتے۔ مفتی صاحب خطوط کے ذریعے قلمکاروں سے رابطہ رکھتے۔ مشہور روسی ادیب ٹالسٹائی (Tolsty) سے بھی آپ کی خط و کتابت ہوئی۔ آپ نے اسے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی تصویر بھجوائی تو اسے تسلیم کرنا پڑا کہ وفات مسیح کا عقیدہ اپنے اندر انتہائی معقولیت کا رنگ رکھتا ہے۔ اسی طرح الیگزینڈر ڈوئی (Dowie) کا اخبار Leaves of Healing منگوانا شروع کیا اور پھر حضرت اقدس کے ارشاد کی روشنی میں آپ کی طرف سے ڈوئی کو کھلا خط چھاپ کر بھیجا اور مقابلے کا چیلنج دیا۔ اس مذہبی کشتی میں جس طرح حق کا بول بالا ہوا وہ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔ ڈاکٹر کلیمنٹ (Clement) سے بھی رابطہ حضرت مفتی صاحب کے ذریعہ ہوا تھا انہوں نے احمدیت قبول کر لی تھی۔ دورہ آسٹریلیا میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ڈاکٹر کلیمنٹ کی قبر پر دعا کی اور بڑے اچھے رنگ میں ان کا ذکر فرمایا۔

حضرت مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تحریر و تقریر کا خاص ملکہ عطا کیا تھا۔ آپ کا طرز استدلال انتہائی اچھوتا اور بہت قائل کرنے والا تھا۔ 1905ء میں حضرت اقدس نے آپ کو اخبار البدر کا ایڈیٹر مقرر کیا اور لکھا۔

"ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن، جوان صالح اور ہر ایک طور سے لائق جن کی خوبیوں کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھیروی قائم مقام منشی محمد افضل صاحب مرحوم ہو گئے ہیں۔

میری دانست میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اخبار کی قسمت جاگ اٹھی ہے کہ اس کو ایسا لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آیا۔ خدا تعالیٰ یہ کام ان کے لئے مبارک کرے اور ان کے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آمین ثم آمین"

(بحوالہ ہفت روزہ بدر قادیان 6/ اپریل 1905ء)

1905ء میں ہی حضرت اقدس کی ڈاک کا انتظام بھی مفتی صاحب کے سپرد ہوا۔ جب نظام وصیت کی بنیاد حضرت اقدس نے رکھی تو مفتی صاحب نے فوراً لبیک کہا اور دسمبر 1905ء میں سو فیصد جائیداد کی وصیت لکھ کر اپنے امام کے حوالے کر دی۔

حضرت مفتی صاحب نے دعوت الی اللہ اور احباب جماعت کی تنظیم اور تربیت کے لئے متعدد شہروں کے دورے کئے جس کے نتیجہ میں کئی افراد جماعت میں داخل ہوئے اور نئی جماعتوں کا قیام عمل میں آیا۔ 1917ء میں آپ کو لندن بھیجا گیا جہاں آپ نے بڑی کامیابی سے دعوت الی اللہ کا کام جاری رکھا۔ 1919ء میں آپ کو امریکہ بھجوایا گیا۔ اس طرح مفتی صاحب امریکہ میں پہلے داعی الی اللہ بنے اور احمدیہ مشن کی بنیاد رکھنے کے علاوہ امریکہ میں انجمن احمدیہ کو رجسٹر کرایا۔ امریکہ کی متعدد یونیورسٹیوں نے آپ کو اعزازی ڈگریاں دیں۔ مفتی محمد صادق صاحب کے زمانہ میں جماعت احمدیہ امریکہ کی تعداد سات ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ امریکہ سے واپسی کے بعد 1924ء میں حضرت مفتی صاحب کو صدر انجمن کا جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ 1926ء میں حضرت مفتی صاحب کے زیر اہتمام پہلی بار ایک جلسہ ہوا جس میں دنیا کی 24 زبانوں میں تقریریں ہوئیں سب کا موضوع صداقت حضرت مسیح موعود تھا۔

حضرت مفتی صاحب کو تحریر و تقریر کا یکساں ملکہ حاصل تھا آپ نے 17 کتب تصنیف کیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ واقعات صحیحہ۔ 2۔ تحدیث بالنعمت

3۔ مقصد حیات

4۔ آئینہ صداقت

5۔ کفارہ

6۔ تحقیق جدید متعلق قبر مسیح

7۔ بائیبل کی بشارات بحق سرور کائنات

8۔ تہنیت نامہ مجتبیٰ صادق

9۔ How to save The World

10۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کو ایک رجسٹرڈ خط

11۔ Christian Doctrine

12۔ تحفہ بنارس

13۔ ذکر حبیب

14۔ ہم احمدی کیوں ہوئے۔

15۔ صداقت حضرت مسیح موعود از روئے بائیبل

16۔ لطائف صادق (مرتبہ: محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

17۔ قاعدہ عبرانی (قلمی نسخہ)

حضرت مفتی محمد صادق 1957ء میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔

حضرت حافظ مختار شاہجہانپوری نے آپ کی یاد میں جو نظم لکھی اس کے چند شعر ملاحظہ ہوں۔ ؎

کیسے کیسے مرے غمخوار چھٹے ہیں مجھ سے
وائے تقدیر کہ وقف غم ہجراں ہوں میں
نہ ہیں اب حضرت صادق نہ غلام غوث آہ
کیا سے کیا ہو گیا آشفتہ و حیراں ہوں میں
آرزو ہے کہ انہیں قرب الٰہی مل جائے
ان پر اس فضل، اس انعام کا خواہاں ہوں میں

سب مندرجہ بالا امور کی تفصیل آپ کو اس خوبصورت کتاب میں ملے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو زیادہ سے زیادہ نافع الناس بنائے۔

(الف۔ن۔علوی)

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

روزوں کے فضائل و برکات

قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں روزوں کے بیشمار فضائل و برکات کا تذکرہ فرمایا گیا ہے۔ جن میں سے چند ایک یہاں بیان کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان کی تمام برکتوں کو حاصل کرنے اور ان ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق بخشے جن کے نتیجہ میں یہ برکات ملتی ہیں۔

1۔ روزے رکھنے سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔

2۔ آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

3۔ جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔

4۔ شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں۔

5۔ انسان لڑائی جھگڑے سے بچ جاتا ہے۔

6۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

7۔ روزے کا بدلہ خود اللہ تعالیٰ کی ذات ہوتی ہے۔

8۔ روزہ ڈھال ہے۔

9۔ روزہ سابقہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

10۔ جنت میں باب ریان صرف روزہ داروں کے لئے ہے۔

11۔ روزہ انسان کو جھوٹ، فریب، گالی گلوچ، غیبت اور شور وغل سے بچاتا ہے۔

12۔ ایمان و احتساب کے ساتھ روزہ رکھنا، گزشتہ گناہوں سے معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

13۔ رمضان میں شب قدر جس کو نصیب ہو جائے اس کے مقدر سنور جاتے ہیں۔

14۔ قرآن کریم زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

15۔ سخاوت کا در کھل جاتا ہے۔

16۔ غریبوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا جذبہ اُمڈ آتا ہے۔

17۔ رمضان کی ہر رات نیکی کا فرشتہ نیکی کرنے پر ابھارتا ہے۔

18۔ سحری کھانے کی برکتیں سمیٹنے کا موقعہ ملتا ہے۔

19۔ روزے دار کو دو خوشیاں ملتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے۔ دوسری جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا۔

20۔ روزہ شہوات نفسانیہ سے بچاتا ہے۔

21۔ جب روزہ دار کے پاس کچھ کھایا جا رہا ہو تو روزہ دار کے لئے فرشتے دعا کرتے ہیں۔

22۔ روزہ دار کو شب بیداری کا موقعہ ملتا ہے۔

23۔ اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔

24۔ دعائیں قبولیت کا درجہ اختیار کر جاتی ہیں۔

25۔ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔

26۔ شکرگزاری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

27۔ رشد و ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ ؎

سایہ فگن ہے سر پر رمضان کا مہینہ
ادھڑے ہیں جو بھی بخیے، محنت سے ان کو سینا
رحمت کے خواں اٹھائے، آئے اتر فرشتے
اور اذن لوٹ بھی ہے، سو لوٹ لو خزینہ

☆...........☆...........☆

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ   مطبع: ضیاء الاسلام پریس   مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ   قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد

مقامات کا مختصر تعارف

کتب حضرت مسیح موعود (روحانی خزائن جلد 18)

ہر احمدی کی روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی کتب سے بھرپور استفادہ کرے اس غرض کی تکمیل کیلئے مجلس مشاورت پاکستان 2014ء میں روحانی خزائن کی جلد نمبر 18 ساری جماعت کے لئے بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ یہ جلد حضرت مسیح موعود کی تصنیفات اعجاز المسیح، ایک غلطی کا ازالہ، دافع البلاء، الھدیٰ والتبصرۃ لمن یریٰ نزول المسیح، گناہ سے نجات کیوں کر مل سکتی ہے اور عصمت انبیائے علیہم السلام پر مشتمل ہے۔

روحانی خزائن کی جلد 18 میں مذکور مقامات کا مختصر تعارف احباب جماعت کی سہولت کیلئے پیش ہے تا کہ احباب ان کتب کے علمی اور روحانی معارف سے احسن طریق پر فیضیاب ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس غیر معمولی اعجازی کلام سے بہرہ ور ہونے کی سعادت عطا فرمائے، حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے، سمجھنے، ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کتب کا مطالعہ ہمارے لئے ازدیاد ایمان ویقین کا موجب ہو۔ آمین

اجمیر

انڈیا کی ریاست راجستھان کا ایک مشہور شہر ہے۔ یہ مقام اپنے عمارتی آثار بالخصوص خواجہ معین الدین چشتی، 1236ء کی وجہ سے مشہور ہے۔ قادیان سے اجمیر 770 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

اُحد

اُحُد، ایک پہاڑ، جو مدینہ منورہ کے شمالی مضافات میں شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ مسجد نبوی سے یہ تین ساڑھے تین میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ غزوہ احد 3 ہجری میں اسی مقام پر لڑی گئی۔

اسکردو

اسکردو پاکستان کے پانچویں صوبہ گلگت بلتستان کا ایک اہم شہر، ضلع اور صدر مقام ہے۔ اسکردو شہر سلسلہ قراقرم کے پہاڑوں میں گھرا ہوا ایک خوبصورت شہر ہے۔ لاہور سے اسکردو 987.5 کلومیٹر کے فاصلے پر شمالاً واقع ہے۔

اسلام آباد اننت ناگ (کشمیر)

وادی کشمیر کے جنوب مشرقی حصے میں دریائے جہلم پر ایک مقام ہے۔ یہاں اننت ناگ نام کا ایک چشمہ ہے اور اس وجہ سے اسے اننت ناگ بھی کہتے ہیں۔ سلطان زین العابدین نے پندرہویں صدی عیسوی میں جب اسلامی حکومت قائم کی تو اس کا نام اسلام آباد رکھا۔ قادیان سے اننت ناگ 360.1 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

امرتسر

امرتسر بھارتی پنجاب کا ایک شہر ہے اور ہندوستان کے شمال مغربی جانب واقع ہے اور یہ شہر قادیان کے نزدیک سب سے بڑا شہر ہے اور حضرت مسیح موعود متعدد مرتبہ امرتسر تشریف لائے۔ آپ کی تحریرات میں کثرت سے اس شہر کا ذکر ملتا ہے۔ براہین احمدیہ کی اشاعت بھی اسی شہر میں ہوئی۔ قادیان سے امرتسر 58 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

امروہہ

اتر پردیش (بھارت) کے ضلع مراد آباد کا ایک قصبہ ہے، جو تقسیم ہند سے پہلے ایک مشہور اسلامی مرکز تھا۔ اس قصبے کی آبادی میں زیادہ تر شیوخ، قریش اور سادات شامل تھے۔ سادات کے سب سے بڑے بزرگ شرف الدین شاہ ولایت تھے، جو دسویں امام حضرت علی نقی 214ھ کی اولاد میں سے تھے اور 1300ء کے قریب یہاں تشریف لائے۔ آپ کا مقبرہ اب تک موجود ہے۔ قادیان سے امروہہ 530 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

انبالہ

بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کا ایک اہم شہر ہے۔ انبالہ ایک ایسے علاقے میں واقع ہے جو ہندوؤں کے ہاں بڑا متبرک اور ان کی قدیم تہذیب کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ قادیان سے انبالہ 245 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

انڈیا

دیکھئے ہندوستان۔

ایران

براعظم ایشیا کا ملک ہے۔ ملک کا بڑا حصہ ریگستان ہے۔ یہ ملک زیادہ تر خشک سطح مرتفع ہے اور مشرقی سرحد کے سوا باقی اطراف میں پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ وسطی اور مشرقی علاقے میں صحرا ہیں۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت (13ھ تا 23ھ) میں ایران کی تاریخ میں اسلامی دور کا آغاز ہوا۔

ایشیا

دنیا کا سب سے بڑا برِّ اعظم، جس کے مشرق میں بحرالکاہل، شمال میں بحرمنجمد شمالی، جنوب میں بحرِ ہند اور مغرب میں بحیرہ روم ہے۔ برِّصغیر پاک و ہند کے ممالک اسی برِّ اعظم میں ہیں۔

بٹالہ

بٹالہ ضلع گورداسپور کا شہر ہے۔ جو گورداسپور سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ بٹالہ سے شمال مشرق کی جانب 17 کلومیٹر کے فاصلے پر قادیان کی بستی واقع ہے۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں کئی بار بٹالہ کا سفر اختیار فرمایا۔

بغداد

بغداد عراق کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ ماضی میں خلافت عباسیہ کا مرکز تھا۔ اسے منگول لشکروں نے تباہ کیا۔ اس شہر میں شیخ عبدالقادر جیلانی کا مزار بھی ہے۔

بمبئی

اس کا نیا نام ممبئی ہے۔ بھارت کی ریاست مہاراشٹر کا دارالحکومت ہے۔ ممبئی بھارت کے مغربی ساحل پر واقع ہے۔ قادیان سے ممبئی 1834 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

بنارس

اتر پردیش بھارت کا ایک تاریخی شہر ہے۔ اس کا ایک اور معروف نام کاشی بھی ہے۔ دریائے گنگا کے بائیں کنارے آباد ہے۔ اصل نام ورانسی ہے جو بگڑ کر بنارس ہوگیا۔ ہندوؤں کے نزدیک بہت متبرک شہر ہے۔ یہاں ایک سو سے زائد مندر ہیں۔ شہنشاہ اورنگزیب عالمگیر کی تعمیر کردہ مسجد اسلامی دور کی بہترین یادگار ہے۔ قادیان سے بنارس 1246 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

بہاولپور

بہاولپور پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ڈویژن بہاولپور میں واقع ہے۔ یہ ماضی کی ریاست بہاولپور کا دارالحکومت تھا۔ ریاست بہاولپور پہلی ریاست تھی جس نے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا۔ لاہور سے بہاولپور 404 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

بھیرہ

پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک شہر اور ضلع سرگودھا کی نئی تحصیل ہے۔ بھیرہ لاہور سے 204 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول یہاں کے رہنے والے تھے۔

بھیں ضلع جہلم

بھیں ایک گاؤں ہے اور یونین کونسل ہے۔ جو پاکستان صوبہ پنجاب تحصیل وضلع چکوال میں ہے۔ بھیں لاہور سے 303 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضرت مسیح موعود کا مخالف کرم دین جس نے آپ کے خلاف مقدمہ کیا تھا بھیں سے تعلق رکھتا تھا۔

بیت المقدس

یہ شہر یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک ایک متبرک مقام ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اسے فتح کیا اور حضرت سلیمانؑ نے اس میں ایک ہیکل تعمیر کروائی۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی دعوت وتبلیغ کا مرکز بیت المقدس اور اس کا قرب و جوار کا علاقہ تھا۔ حضرت عمرؓ بنفس نفیس اس شہر میں تشریف لے گئے تھے اور ایک مسجد تعمیر کروائی۔

پانپور (کشمیر)

جموں اور کشمیر ہندوستان میں ضلع پلوامہ کا ایک قصبہ ہے۔ زعفران کی کاشت کے لئے مشہور ہے۔ قادیان سے پانپور 402.2 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

پٹیالہ

برصغیر پاک و ہند کی تقسیم سے پہلے صوبہ پنجاب میں سکھوں کی سب سے بڑی ریاست تھی۔ جب 1956ء میں بھارت نے ریاستوں کے نظام کو ختم کردیا تو پٹیالہ کو پنجاب میں مدغم کردیا گیا۔ پٹیالے کا علاقہ مشرقی پنجاب کے وسط میں دریائے جمنا اور ستلج کے درمیان واقع ہے۔ قادیان سے پٹیالہ 231.6 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

پشاور

پاکستان کا ایک قدیم شہر اور صوبہ خیبر پختونخواہ کا صدر مقام ہے۔ درہ خیبر یہاں سے صرف 11 میل کے فاصلے پر ہے۔ دستکاریوں، اسلحہ سازی، سگریٹ، گتا، فرنیچر اور ادویات سازی کے علاوہ سوتی، ریشمی، اونی کپڑے کے لیے بھی مشہور ہے۔ یہ قدیم زمانے میں گندھارا سلطنت کا دارالحکومت تھا اور اس کا قدیم نام پرش پور تھا۔ شہنشاہ اکبر اعظم نے اس کو پشاور کا نام دیا۔ لاہور سے پشاور 514 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

پنجاب

پنجاب کا مطلب پانچ دریاوں کی سرزمین ہے۔ اس نام کا اطلاق برصغیر پاک و ہند کے اس علاقے پر ہوتا ہے جو دریائے ستلج، بیاس، راوی، چناب، جہلم اور سندھ کے درمیان واقع ہے۔

پیرس

پیرس شمال وسطی فرانس میں دریائے سین کے کنارے واقع ایک شہر ہے جو بلحاظ آبادی ملک کا سب سے بڑا شہر اور دارالحکومت ہے۔ کل آبادی 1052342 ہے۔ شہر میں کئی بین الاقوامی اداروں کے دفاتر واقع ہیں جن میں یونیسکو، انجمن اقتصادی تعاون و ترقی (OECD)، بین الاقوامی ایوان تجارت (ICC) اور پیرس کلب کے دفاتر بھی قائم ہیں۔ یہ سیاحت کے لحاظ سے دنیا کے معروف ترین علاقوں میں سے ایک ہے۔

ترال (کشمیر)

ترال جموں وکشمیر کے پلوامہ ضلع کا ایک قصبہ ہے۔ ترال اپنے قدرتی چشموں کے لئے جانا جاتا ہے۔ قادیان سے ترال 391 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

ترکی

ترکی یوریشیائی ملک ہے جو جنوب مغربی ایشیا میں جزیرہ نما اناطولیہ اور جنوبی مشرقی یورپ کے علاقہ بلقان تک پھیلا ہوا ہے۔ ترکی کی سرحدیں 8 ممالک سے ملتی ہیں۔ ترکی کا موجودہ سیاسی نظام 1923ء میں سقوط سلطنت عثمانیہ کے بعد مصطفیٰ کمال اتاترک کی زیر قیادت تشکیل دیا گیا۔ یورپ اور ایشیا کے درمیان محل وقوع کے اعتبار سے اہم

مقام پر واقع ہونے کی وجہ سے ترکی مشرقی اور مغربی ثقافتوں کے تاریخی چوراہے پر واقع ہے۔

جموں

جموں بھارت کے زیرانتظام ریاست جموں و کشمیر پر مشتمل تین علاقوں میں سے ایک ہے۔شمال میں جموں کی سرحدیں کشمیر، مشرق میں لداخ، جنوب میں ہماچل پردیش اور مغرب میں آزاد کشمیر سے ملتی ہیں۔جموں مندروں کے شہر کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ یہاں پر کافی تعداد میں تاریخی مندر اور پرانی مسجدوں کے گنبد نظر آتے ہیں۔ جموں قادیان سے 168 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

جہلم

مغربی پاکستان کی تقسیم راولپنڈی کے چار ضلعوں میں سے ایک ضلع ہے۔جہلم ضلع اور اس کے صدر مقام کا ہی نام نہیں بلکہ اس دریا کا نام بھی ہے جس کے دائیں کنارے پر اس نام کا شہر آباد ہے۔لاہور سے جہلم 174.5 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

جھجر

بھارت کی ریاست ہریانہ کے 21 اضلاع میں سے ضلع جھجر کا ایک ضلع ہے۔قادیان سے جھجر 424 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

جھنگ

جھنگ دریائے چناب کے کنارے آباد وسطی پنجاب (پنجاب، پاکستان) کا شہر ہے۔تقریباً تمام علاقہ میدانی ہے، ماسوائے شمال کے جہاں ربوہ کے قریب دریائے چناب کے کنارے پہاڑیوں کا سلسلہ ہے ۔ جھنگ کی اکثریتی آبادی کی مادری زبان پنجابی ہے، ضلع کے بعض علاقوں میں سرائیکی بھی بولی جاتی ہے۔اس کے علاوہ اردو بھی عام بولی جاتی ہے۔ لاہور سے جھنگ 259 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

چرارشریف (کشمیر)

چرارشریف جموں اور کشمیر انڈیا کے ضلع بڈگام کا ایک قصبہ ہے۔یہ قصبہ شیخ نورالدین نورانی کے مزار کی وجہ سے مشہور ہے جو شاعری کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ کیا کرتے تھے۔ہزاروں لوگ مختلف مذاہب سے ان کے عرس کے لئے آتے ہیں۔قادیان سے چرارشریف 434.8 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

چکوال

چکوال، صوبہ پنجاب کا ایک شہر اور ضلع چکوال کا صدر مقام ہے۔ 1940 کے ضلع جہلم کے گزٹ کے مطابق چکوال کا نام چوہدری چاکو خان جو کہ میر منہاس راجپوت قبیلے کے سردار تھے کے نام پر رکھا گیا۔ چکوال اچھی نسل کے بیل اور گھوڑوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ لاہور سے چکوال 271.2 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

حمص

ملک شام کا تاریخی شہر ہے جو دارالحکومت دمشق سے تقریباً 300 کلومیٹر شمال میں دریائے عاصی کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔حضرت ادریسؑ اپنے مولد بابل سے ہجرت کر کے حمص کے راستے فلسطین شہر الخلیل پہنچے تھے اور وہاں سے مصر کے دارالحکومت ممفس چلے گئے تھے۔حمص کو حمص بن مہر عمملیکی نے آباد کیا تھا اور اسی کے نام سے موسوم ہوا۔ یہ شہر عہد فاروقی میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح اور خالد بن ولیدؓ کے ہاتھوں 14ھ میں فتح ہوا۔

دمشق

دمشق شام کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ سطح سمندر سے تقریباً سات سو میٹر بلند ہے اور لبنان شرقیہ کے سلسلہ کوہ کی مشرقی پہاڑ جبل قاسیون کے دامن میں آباد ہے۔ دمشق حضرت داودؑ کے ہاتھوں فتح ہوا تھا۔ پھر مختلف قومیں اس پر قابض رہیں۔ نبی کریم ﷺ کے عہد رسالت 612ء میں ایرانی شہنشاہ خسرو ثانی نے دمشق پر قبضہ کرلیا۔ رجب 14ھ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی قیادت میں مسلمانوں نے دمشق فتح کرلیا مگر اگلے سال خالی کردیا۔حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دمشق کی شرقی طرف منارۃ بیضاء پر دو زرد رنگ کی چادروں میں نازل ہوں گے۔ چنانچہ قادیان دمشق کے عین مشرق میں ہے۔

دوراہہ سٹیشن

پٹیالہ اور لدھیانہ کے درمیان ایک سٹیشن۔

دہلی

دہلی جسے مقامی طور پر دِلّی کہا جاتا ہے بھارت کا دارالحکومت ہے۔قادیان سے دہلی 444 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔حضرت اماں جان دہلی کی رہنے والی تھیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان

خیبر پختونخواہ کے جنوب میں پاکستان کا ایک شہر ہے۔ دریائے سندھ کے مغربی کنارے آباد ہے۔ڈیرہ اسماعیل خان لاہور سے 429.1 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

راولپنڈی

راولپنڈی، صوبہ پنجاب میں سطح مرتفع پوٹھوہار میں واقع ایک اہم شہر ہے۔ یہ شہر پاکستان فوج اور پاکستان فضائیہ کا صدر مقام بھی ہے اور راولپنڈی شہر دارالحکومت اسلام آباد سے 5 کلومیٹر، لاہور سے 275 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔ یہ شہر بہت سے کارخانوں کا گھر ہے۔

رڑکی

رڑکی بھارت کے صوبے اترکھنڈ کے ضلع ہردوار میں ایک شہر ہے۔قادیان سے رڑکی 378 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

رعیہ

1881ء میں رعیہ سیالکوٹ کی تحصیل تھا۔رعیہ کی تحصیل میں 491 گاؤں شامل تھے۔ دریائے راوی رعیہ میں شمال مشرق سے داخل ہوتا ہے۔اس زمانہ میں تحصیل رعیہ میں حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب بطور اسسٹنٹ سرجن متعین تھے۔رعیہ کی موجودہ تحصیل وضلع نارووال ہے اب رعیہ محض ایک گاؤں بن کر رہ گیا ہے۔ البتہ یہاں تحصیل ہیڈ کوارٹر اور کچہری کے آثار باقی ہیں۔

روم

روم اٹلی کا دارالحکومت، ملک کا سب سے بڑا شہر اور مرکزی مشرقی اٹلی کے علاقہ لازیو (Lazio) کا صدر مقام ہے۔شہر کی آبادی تقریباً پچیس لاکھ اور پورے صوبہ روم کی آبادی اڑتیس لاکھ ہے۔روم سے نکلنے والی سلطنت جس نے دنیا کے ایک بڑے حصے پر حکومت کی اسے رومی سلطنت کہا جاتا تھا بعد ازاں جب یہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی تو ترکی کا شہر قسطنطنیہ بڑی رومی حکومت جسے بازنطینی حکومت بھی کہتے ہیں اس کا صدر مقام بنا۔

سرینگر

سری نگر جموں و کشمیر، بھارت کا دارالحکومت ہے۔ یہ کشمیر وادی میں جہلم کے کنارے پر واقع ہے۔ یہ شہر اپنی جھیلوں کے لئے مشہور ہے۔اس کے محلّہ خانیار میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر ہے۔سرینگر قادیان سے 417 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

سیالکوٹ

سیالکوٹ، پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک اہم شہر ہے۔حضرت مسیح موعود اپنے والد کے کہنے پر سیالکوٹ ملازمت کرتے رہے۔لیکچر اسلام 2 نومبر 1904ء کو سیالکوٹ شہر کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے ایک کثیر مجمع میں پڑھا گیا۔اس وجہ سے یہ لیکچر سیالکوٹ کے نام سے موسوم ہے۔ لاہور سے سیالکوٹ 124 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

شام

عرب جمہوریہ سوریہ (شام) بحیرہ روم، لبنان ترکی، فلسطین، اردن اور عراق میں گھرا ہوا ہے۔ اس کا دارالحکومت دمشق ہے۔شام 13 صوبوں میں منقسم ہے۔

شاہ پور ضلع

ضلع شاہ پور برطانوی راج کے دوران 1893ء سے 1960ء تک برطانوی ہند کا ایک ضلع تھا جو اب پاکستان میں ہے۔1960ء میں ضلع سرگودھا بنا اور ضلع شاہ پور اس کی ایک تحصیل، تحصیل شاہ پور بن گئی۔شاہ پور لاہور سے 407 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

عدن

عدن (Aden) یمن کا ایک بندرگاہ شہر ہے جو مشرقی بحیرہ احمر میں خلیج عدن پر واقع ہے۔

عرب

براعظم ایشیا کے جنوب مغرب میں ایک جزیرہ نما واقع ہے جو وسعت رقبہ کے لحاظ سے دنیا کے تمام جزیرہ نماؤں میں سب سے بڑا ہے یہ سعودی عرب کا دارالحکومت ریاض ہے۔ یہ اسلام کا مرکز ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔

علی گڑھ

بھارت کا ایک اہم شہر ہے۔ جو سرسید احمد خاں کی تعلیمی، ادبی اور سیاسی تحریک کا مرکز بنا۔ یہ ایم۔اے۔او کالج کے توسیعی ادارے مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے باعث مشہور ہوا۔ یونیورسٹی کے علاوہ یہ شہر اپنی تالوں کی صنعت کے لئے بھی مشہور ہے۔ علی گڑھ قادیان سے 588 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

فرانس

جمہوریہ فرانس مغربی یورپ میں واقع ایک ملک ہے۔اس کا دارالحکومت پیرس ہے۔

فیروزپور

فیروزپور (Firozpur) بھارت کی ریاست پنجاب میں دریائے ستلج کے کنارے ضلع فیروزپور میں ایک شہر ہے۔ فیروزپور قادیان سے 174 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

قادیان

یہ ایک چھوٹا سا گاؤں بھارت میں ریاست پنجاب کے ضلع گورداسپور میں واقع ہے۔امرتسر سے شمال مشرق کی جانب ہے۔اس شہر کی شہرت حضرت مسیح موعود کا مولد اور آپ کے مشن کا مرکز ہونے کی وجہ سے ہے۔اس شہر کی بنیاد 1530ء میں رکھی گئی جب حضرت مسیح موعود کے جد امجد مرزا ہادی بیگ صاحب یہاں آئے۔اس کا پہلا نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا۔پھر قاضی ماجھی نام ہوگیا اور پھر صرف قاضی رہ گیا جو بعد میں قادیان بن گیا۔اور اب احمدیت کے دائمی مرکز ہونے کی بناء پر ایک بین الاقوامی شہرت وحیثیت کا حامل بن چکا ہے۔

کابل

کابل افغانستان کا دارالحکومت اور سب سے بڑا شہر ہے۔حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید کو کابل میں راہ مولیٰ میں قربان کیا گیا۔

کپورتھلہ

بھارت کے صوبہ پنجاب میں ایک شہر ہے۔ یہ شہر محلات اور باغات کے شہر کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔قادیان سے کپورتھلہ 72 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔حضرت مسیح موعود کے بعض رفقاء اس شہر سے تعلق رکھتے تھے جن میں سے مشہور حضرت منشی اروڑے خان صاحب اور حضرت منشی ظفر احمد صاحب ہیں۔حضرت مسیح موعود بھی ایک مرتبہ کپور تھلہ تشریف لے گئے۔

کراچی

کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ کراچی کا شمار دنیا کے چند بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔کراچی پاکستان کے صوبہ سندھ کا دارالحکومت ہے۔کراچی سے لاہور 1224 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

کربلا

کربلا (عربی میں کربلاء) عراق کا ایک مشہور شہر ہے جو بغداد سے 100 کلومیٹر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ یہ واقعہ کربلا اور حضرت امام حسینؓ کے روضہ کی وجہ سے مشہور ہے۔

کشمیر

کشمیر برصغیر پاک و ہند کا شمال مغربی علاقہ ہے۔تاریخی طور پر کشمیر وہ وادی ہے جو ہمالیہ اور پیر

پنجال کے پہاڑی سلسلوں کے درمیان واقع ہے۔ آجکل کشمیر کافی بڑے علاقے کو سمجھا جاتا ہے جس میں وادی کشمیر، جموں اور لداخ بھی شامل ہے۔ وادی کشمیر پہاڑوں کے دامن میں کئی دریاؤں سے زرخیز ہونے والی سرزمین ہے۔ یہ اپنے قدرتی حسن کے باعث زمین پر جنت تصور کی جاتی ہے۔ کشمیر کا دارالحکومت سرینگر ہے۔اس کے محلّہ خانیار میں حضرت عیسیٰؑ کا مزار ہے۔

کلکتہ

کولکتہ پرانا نام کلکتہ۔ بھارت کی ریاست مغربی بنگال کا دارالحکومت۔ یہ شہر رقبہ اور آبادی کے لحاظ سے بڑا مانا جاتا تھا۔ اسی لئے اس کا نام گریٹر کلکتہ پکارا جاتا تھا۔ یہ شہر آبادی، صنعت کاری اور فلم انڈسٹری کے لئے مشہور ہے۔ بھارت میں فلمی صنعت یہیں سے شروع ہوئی تھی۔ یہ شہر دریائے ہگلی کے کنارے بسا ہے۔ کلکتہ قادیان سے 1915 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

گجرات

گجرات، صوبہ پنجاب کا ایک شہر اور ضلع گجرات کا صدر مقام ہے۔لاہور سے گجرات 122 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

گلگت

گلگت (Gilgit) پاکستان کے صوبہ گلگت بلتستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ شاہراہ قراقرم کے قریب واقع ہے۔ دریائے گلگت اس کے پاس سے گزرتا ہے۔ گلگت ایجنسی کے مشرق میں کارگل، شمال میں چین، شمال مغرب میں افغانستان، مغرب میں چترال اور جنوب مشرق میں بلتستان کا علاقہ ہے۔ دنیا کے تین عظیم پہاڑی سلسلوں ہمالیہ، قراقرم اور ہندوکش کا سنگم اس کے قریب ہی ہے۔ یہاں کی زبان شینا ہے لیکن اردو عام سمجھی جاتی ہے۔ لاہور سے گلگت 862 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

گلیل

بائبل پرانے عہدنامہ کے زمانہ میں وہ علاقہ جو فلسطین کے شمال میں اور یردن دریا کے مغرب میں واقع تھا۔ مسیح کے زمانے میں رومیوں نے فلسطین کو چار صوبوں میں تقسیم کیا تھا۔گلیل ان میں سے ایک تھا۔ یہ ایک زرخیز علاقہ تھا۔ علاوہ ازیں یہ مصر اور سوریہ کی اہم تجارتی شاہراہ پر واقع تھا۔ اسی وجہ سے یہاں مختلف قوموں کے لوگ آباد تھے۔

گورداسپور

گورداسپور بھارت کے شمال مغربی حصے میں واقع صوبہ پنجاب میں ایک شہر ہے۔ گورداسپور قادیان سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

گولڑہ

گولڑہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد کے نواح میں مارگلہ کی پہاڑیوں کے قریب واقع ایک گاؤں ہے۔ اس گاؤں کی شہرت کا ایک بڑا سبب یہاں پر پیر مہر علی شاہ کا مزار ہے، جس کی وجہ سے اسے بسا اوقات گولڑہ شریف بھی کہا جاتا ہے۔ لاہور سے گولڑہ 371 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

لاہور

لاہور، صوبہ پنجاب پاکستان کا دارالحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اسے پاکستان کا دل بھی کہتے ہیں۔ یہ شہر دریائے راوی کے کنارے واقع ہے۔ حضرت مسیح موعود یہاں کثرت سے تشریف لائے اور اسی شہر میں وفات پائی۔

لدھیانہ

لدھیانہ بھارت کی ریاست پنجاب کے ایک مشہور شہر کا نام ہے۔ لدھیانہ قادیان سے 137.3 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

لکھنؤ

لکھنؤ بھارت کی شمالی ریاست اتر پردیش کا ریاستی دارالحکومت اور اردو کا قدیم وطن ہے۔ اسے مسلمانان ہند کی تہذیب و تمدن کی آماجگاہ بھی کہا جاتا ہے۔ لکھنؤ قادیان سے 923.1 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

مالیر کوٹلہ

مالیر کوٹلہ بھارت کے صوبہ پنجاب کے ضلع سنگرور کا ایک شہر ہے۔ قادیان سے مالیر کوٹلہ 181.7 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

مدراس

چنائی یا چنائے (سابقہ مدراس) بھارت کی ریاست تامل ناڈو کا دارالحکومت اور ملک کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ یہ دنیا کا 34واں عظیم ترین شہر ہے۔ یہ جنوبی ہند کا باب داخلہ ہے۔ چنائی کا مرینہ ساحل دنیا کے سب سے طویل ساحلوں میں سے ایک ہے۔ قادیان سے مدراس 2621 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

مدینہ منورہ

اس شہر کا اولین نام یثرب تھا۔ رسول کریم ﷺ کی ہجرت کے بعد اس کا نام المدینہ یا مدینۃ الرسول ہو گیا۔ تیما بن اسماعیلؑ کی اولاد مدینہ میں آباد تھی۔ مدینے میں یہود کے کئی قبائل تھے اس کے علاوہ عیسائی بھی رہتے تھے۔ اسے خلافت اسلامیہ کا پہلا دارالحکومت ہونے کا اعزاز بھی ملا۔ البتہ اس کا سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ سرورِ دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا روضہ مبارک اس شہر میں ہے۔

مردان

مردان (Mardan) صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع مردان کا صدر مقام ہے۔ مردان لاہور سے تقریباً 471 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

مصر

براعظم افریقہ کے شمال مغرب اور براعظم ایشیا کے سائی جزیرہ نما میں واقع ایک ملک ہے۔ حضرت موسیٰ مصر میں پیدا ہوئے اور بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے۔ یہ شہر فراعین کی وجہ سے بھی شہرت رکھتا ہے جس کے آثار اہرام مصر کی صورت میں موجود ہیں۔

مکہ معظمہ

مکہ مکرمہ مملکت سعودی عرب میں حجاز کے جنوبی حصے میں واقع ہے عرب کا مرکزی شہر اور عالم اسلام کا دینی و روحانی مرکز۔ قدیم زمانے سے لوگ اطراف و جوانب سے یہاں حج کرنے آتے تھے۔ اس شہر کو حرم اس لحاظ سے کہتے ہیں کہ یہ حرمت اور عزت والا مقام ہے۔ اس شہر کی اہمیت یہ بھی ہے کہ اس میں آنحضرت ﷺ کی پیدائش ہوئی اور اسی شہر میں خانہ کعبہ ہے۔

ملتان

ملتان پاکستان کے صوبہ پنجاب کا ایک اہم شہر ہے۔ یہ شہر جنوبی پنجاب میں دریائے چناب کے کنارے آباد ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ پاکستان کا پانچواں بڑا شہر ہے۔ ضلع ملتان اور تحصیل ملتان کا صدر مقام بھی ہے۔ اس شہر کو اولیاء کا شہر کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں کافی تعداد میں اولیاء اور صوفیاء کے مزارات ہیں۔ لاہور سے ملتان 345 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضرت مسیح موعود 29/اکتوبر 1898ء میں مقدمہ ناظم الہند حسین صاحب کی شہادت کے سلسلہ میں ملتان تشریف لے گئے۔

میرٹھ

بھارت کی ریاست اتر پردیش کا ایک تاریخی شہر۔ میرٹھ قادیان سے 435.9 کلومیٹر پر واقع ہے۔

نارووال

نارووال پاکستان کے صوبہ پنجاب کے شمال مشرق میں واقعہ ایک شہر ہے۔ یہ تحصیل نارووال اور ضلع کا صدر مقام ہے۔ لاہور سے نارووال 111 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

ناصرہ (فلسطین)

ناصرہ یا ناصریہ اسرائیل کا شہر ہے۔ آبادی کی اکثریت اسرائیل کے عرب شہری ہیں۔ کتاب مقدس کے عہدنامہ جدید میں ناصرہ (شہر) کا ذکر بطور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بچپن کے شہر کے طور پر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یسوع ناصری کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ یہاں پر عیسائیت کی بہت سی زیارتیں ہیں۔ بائبل کے بہت سے واقعات یہاں سے منسوب ہیں۔

وزیرآباد

وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ، صوبہ پنجاب کا ایک شہر ہے۔ وزیرآباد دریا چناب کے کنارے لاہور سے 100 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

ہری پور

پاکستان میں ہزارہ ڈویژن کے ہری پور ضلع کا سب سے اہم شہر ہے۔ اسلام آباد سے 65 کلومیٹر شمال میں واقع ہے۔ ہری پور شہر کی بنیاد 1821ء میں سکھ جنرل ہری سنگھ نلوہ نے فوجی نقطہ نظر سے رکھی۔

ہندوستان

لفظ ہند عرب کے لوگ فارس اور عرب کے مشرقی علاقے میں آباد قوموں کے لیے استعمال کرتے تھے اور اسی سے ہندوستان کی اصطلاح برصغیر کے بیشتر علاقے کے لیے استعمال ہونا شروع ہو گئی۔ مختلف سلطنتوں اور بادشاہتوں کے تحت بادشاہت ہند کی سرحدیں بدلتی رہیں۔ آخر برصغیر پاک و ہند کا سارا علاقہ برطانوی تسلط میں آکر برطانوی انڈیا یا ہندوستان کہلانے لگا۔

ہوشیار پور

ہوشیار پور بھارت کے صوبہ پنجاب کے ضلع ہوشیار پور کا شہر ہے۔ چوتھی صدی میں اس شہر کی بنیاد رکھی گئی۔ 1809ء میں مہاراجہ کا رنویر سنگھ کی فوج نے اس کو فتح کیا اور پھر پنجاب کی ریاست میں ملا دیا گیا۔ قادیان سے ہوشیار پور 70 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

یروشلم

فلسطین کا ایک بہت پرانا شہر اور دارالحکومت۔ یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں تینوں کے نزدیک مقدس ہے۔ یہاں حضرت سلیمان کا تعمیر کردہ معبد ہے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کا قبلہ تھا اور اسی شہر سے ان کی تاریخ وابستہ ہے۔ یہی شہر حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کا مقام ہے اور یہی ان کی تبلیغ کا مرکز تھا۔ مسلمان تبدیلی قبلہ سے پہلے اسی کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ اس کو بیت المقدس والقدس بھی کہتے ہیں۔ یہاں مسلمانوں کا قبلہ اول مسجد اقصیٰ اور قبۃ الصخرہ واقع ہیں۔ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس کا فاصلہ تقریباً 1300 کلومیٹر ہے۔

یورپ

یورپ (Europe) دنیا کے سات روایتی براعظموں میں سے ایک ہے۔ یورپ رقبے کے لحاظ سے آسٹریلیا کو چھوڑ کر دنیا کا سب سے چھوٹا براعظم ہے جس کا رقبہ ایک کروڑ چالیس لاکھ مربع کلومیٹر ہے جو زمین کے کل رقبے کا صرف دو فیصد بنتا ہے۔

بقیہ از صفحہ 6

پچھلے سال حضور ایدہ اللہ کے دورہ آسٹریلیا کے دوران ملاقات میں ممانی جان نے اپنی خواب سنائی۔ حضور نے ملاقات کے بعد از راہ شفقت ماموں جان کو اپنے ساتھ گلے لگایا۔ خدا کی طرف سے بہت بڑا انعام ہے۔

انہیں عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ہمارے خاندان کا تعارف تھے۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کو بھی آسٹریلیا گئے چند سال ہی ہوئے تھے۔ لیکن یقیناً وہاں کی جماعت میں بھی ان کا اچھا اثر تھا۔ بارہ تیرہ سو کے قریب افراد جماعت ان کے نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔ حضور نے از راہ شفقت غائبانہ جنازہ پڑھائی۔

(الفضل، 4/جون 2014ء، صفحہ 7)

اللہ تعالیٰ ان کے لیے مغفرت کے سامان پیدا فرمائے۔ ان کو ستاری کی چادر میں لپیٹ لے۔ ہمیں ان کی خوبیاں اور نیکیاں قائم رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

آر۔ ایس بھٹی

ماموں جان مکرم ڈاکٹر محمد طارق خان رانا صاحب

ہمارے ماموں جان مکرم ڈاکٹر محمد طارق خان صاحب رانا 2 مئی 2014ء کو سڈنی آسٹریلیا میں وفات پاگئے۔ ہمارے ماموں جان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں اور سعادتوں سے نوازا تھا۔

ایک مرتبہ وقارعمل تھا۔ کہتے تھے میں بھی چھوٹا تھا، وقارعمل میں شامل ہوگیا۔ کام کرتے ہوئے اپنے عقب میں کسی سے لگ گیا۔ مڑ کر دیکھا تو حضرت مصلح موعود کا بابرکت وجود، حضور وقارعمل میں مصروف تھے۔

جن دنوں لاہور، ڈینٹل کالج میں ہاؤس جاب کر رہے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تشریف لائے۔ وہ غالباً کالج کے پرنسپل صاحب کے دوست تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا کہ یہاں کوئی احمدی لڑکا ہے۔ تو انہوں نے ماموں جان کا بتایا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے زمانہ طالبعلمی میں ماموں جان سے اپنا علاج کروایا۔ (یہ برکتیں تمام عمر ماموں جان کے ساتھ رہی)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا "یہ لڑکا کیسا ہے؟" تو انہوں نے جواب دیا "اچھا ہے"۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے پھر دریافت فرمایا 'کیسا ہے؟' تو پرنسپل نے جواب دیا 'اچھا ہے، پاس ہوجائے گا'۔ تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا: 'پاس نہ ہو، اول آئے'۔ یہ بات بتاتے ہوئے ماموں جان ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے "پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی دعا سے میں اول آیا۔ بتاتے تھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب جب بھی ملتے، فرماتے 'یہ میرے معالج ہیں' یہ ان کی شفقت تھی۔

انہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے معالج ہونے کا بھی شرف ملا۔ حضور ماموں جان کے گھر علاج کی غرض سے تشریف لائے، اور ان کے گھر کو برکت بخشی۔ ان دنوں ماموں جان کا بیٹا بیمار تھا اور بخار نہیں ٹوٹ رہا تھا۔ حضور نے فرمایا اسے دہی دیں۔ ممانی جان مرحومہ کہا کرتی تھیں حضور کے ارشاد پر دہی دیا اور بیٹے کا بخار ٹوٹ گیا۔

آپ کو حضرت مسیح موعود کے افراد خاندان کے معالج ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ صرف دو بزرگوں حضرت مرزا منصور احمد صاحب، حضرت مرزا منور احمد صاحب کے نام تحدیث نعمت کے طور لکھ رہی ہوں۔ یہ سب برکتیں انہوں نے زندگی بھر سمیٹیں۔

بے نظیر بھٹو اور ذوالفقار علی بھٹو جن دنوں جیل میں تھے، گورنمنٹ نے ان کے علاج کیلئے بھجوایا۔ اس وقت ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے۔

ہمارے ملک کے ایک مطلق العنان حاکم کا بھی علاج کیا۔ ایک مریض کا علاج کرتے ہوئے ازراہ تفنن کہا کہ یہ material جو میں نے تمہارے دانت میں لگایا ہے یہ میں نے اسے لگا کر دیا تھا فضائی حادثے میں وہ تو مارا گیا لیکن Denture کو کچھ نہیں ہوا۔

شروع سے ہی سعادت مند بیٹے تھے۔ جب ابھی پڑھتے تھے، وظیفہ ملا۔ جو اس وقت کے لحاظ سے کافی اچھی رقم تھی۔ تمام کی تمام لا کر اپنے والد چوہدری محمد یعقوب خان صاحب کو دے دی جس سے انہوں نے قرضہ اتارا۔ آخری وقت میں اپنے والدین کو سنبھالنے کی توفیق ملی۔ دونوں کی وفات ماموں جان کے گھر ہوئی۔ خدمت گزار بیٹے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث مری تشریف فرما تھے۔ ماموں جان، نانی اماں آمنہ بیگم صاحبہ کو ملاقات کے لیے لے کر گئے۔ حضور نے حضرت بیگم صاحبہ کو تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ "یہ جو ڈاکٹر زبیر رانا ہیں ان کے جو ابا جان ہیں، چوہدری صاحب یہ ان کی بیگم ہیں۔ پھر نانی اماں کو مخاطب کر کے فرمایا "آپ نے بچوں کی تربیت بہت اچھی کی ہے"۔ ان کے بچے کہتے "امی جان کبھی ہم بھی آپ جیسے ہوجائیں۔"

1974ء میں ماموں جان بیرون ملک تھے۔ انہوں نے پیسے بھجوائے تھے۔ اور نانا ابا، نانی اماں کا گھر فیصل آباد میں تعمیر ہو رہا تھا۔ جس دن مزدور گھر مکمل کر کے گئے ہیں۔ اسی دن شام کو مخالفین نے گھر کا گھیراؤ کر لیا۔ ساری رات گھیراؤ کیے رکھا، اور آگ لگادی۔ ماموں جان کہا کرتے تھے ایک دن مجھے خبر آئی گھر مکمل ہوگیا ہے اگلے دن اطلاع ملی گھر جلا دیا گیا ہے۔ اس وقت نانا ابا چوہدری محمد یعقوب خان صاحب فیصل آباد میں اپنی کالونی کے صدر جماعت تھے۔

اپنے خاندان کا تعارف کرواتے ہوئے خاکسار کی والدہ بتاتی ہیں: "ہمارے والد چوہدری محمد یعقوب خان صاحب موضع گل منج کے نمبر دار تھے اور کوآپریٹو بنک سے ریٹائرمنٹ کے بعد، مجلس انصار اللہ کے انسپکٹر رہے اور دادا چوہدری محمد خان رفیق حضرت مسیح موعود، نمبردار گل منج، احمدی ہوئے تھے۔ اور ان کے والد صاحب چوہدری ملنگ خان نمبردار گل منج، کی بیعت کی منظوری ان کی وفات کے بعد آگئی تھی۔ اور ہمارے نانا جان میاں مہر اللہ صاحب چوہان کے بزرگ 1857ء میں دلی سے ہجرت کر کے پنجاب آگئے تھے۔ ان کے خاندان کے بہت سے افراد کو زیارت حضرت مسیح موعود کا شرف حاصل ہوا۔ اور بیعت کی توفیق ملی"۔

خاکسار کی والدہ بتاتی ہیں "میرے بھائیوں نے گھر میں حضرت مسیح موعود کی تحریرات خوش خط لکھ کر دیوار پر لگائی ہوتی تھیں۔ بچپن کی بات ہے ایک مرتبہ خاکسار نے منجھلے بھائی جان کی کاپیاں دیکھیں ہر کاپی پر لکھا ہوا "میں قدم قدم پر اپنی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کرتا ہوں اور اس کی رضا کی جستجو کرتا ہوں"۔ منجھلے بھائی جان خوب صورت اور خوب سیرت تھے، انہوں نے بہت پاکیزہ جوانی گزاری۔

خاکسار کی والدہ کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک واقعہ لکھ رہی ہوں۔ 1993ء میں جب حضور کا خطبہ جمعہ براہ راست نشر ہونا شروع ہوا، ابھی ایم۔ ٹی۔ اے کا باقاعدہ آغاز نہیں ہوا تھا۔ صرف ہفتہ وار خطبہ جمعہ نشر ہوتا تھا۔ ماموں جان نے اسلام آباد سے ڈش انٹینا ہمارے گھر بھجوایا۔ ساتھ ڈش سیٹ کرنے والے بھی بھجوائے۔ جو ہمارے گھر ڈش سیٹ کر کے گئے۔ اس وقت ڈش انٹینا بہت مہنگا تھا۔ اور پورے ضلع میں ہمارے ہی گھر سب سے پہلے ڈش لگی تھی۔ اس سے جماعت کے سب خواتین واحباب نے خوب فائدہ اٹھایا۔ ہمارے گھر خطبہ سننے آیا کرتے تھے۔

ایک احمدی ٹیچر کو مخالفت کا سامنا تھا۔ کافی پریشانی کے حالات تھے۔ اللہ نے اپنے فضل سے ماموں جان کے ذریعے سے انہیں مشکل سے نکالا۔

بہت باہمت وجود تھے۔ جس کام کا ارادہ کر لیتے پھر دعاؤں کے ہتھیار بھی، اور ظاہری تدبیر بھی جہاں تک بس چلتا، چلاتے۔ اور ہم نے دیکھا کہ پھر عموماً خدا تعالیٰ انہیں کامیاب کرتا۔ دوسروں کے لیے قربانی کرنا گویا خود پر فرض کیا ہوا تھا۔ اسلام آباد کے پوش علاقے میں رہائش تھی لیکن اتنا سب کچھ کبھی وجہ تکبر نہ بنا۔ چال اور گفتار سے عاجزی نمایاں تھی۔

پیشے کے لحاظ سے ڈینٹل سرجن تھے۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے اسے کبھی ذریعہ آمدنی نہیں بنایا۔ ان کی رہائش اور کلینک کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل تھا کہ یہ ڈاکٹر جو رات گئے تک مصروف رہتا ہے سارے دن میں شائد ایک یا دو مریض ہی ہوتے ہیں جن سے پیسے لیتا ہے۔ اکثر لوگوں سے بھی اور افراد جماعت سے فیس نہیں لیتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے خدمت خلق کی توفیق بخشی۔

ان کی ڈینٹل اسسٹنٹ ہما صاحبہ نے تیس سال ان کے ساتھ کام کیا، ماموں جان کی وفات پر خاکسار نے ان سے ماموں جان کی فیس کے بارے میں استفسار کیا تو کہنے لگیں "فیس تو تھی ہی نہیں"۔ پھر ہاتھ ہوا میں بلند کرتے ہوئے بلند آواز سے کہنے لگیں "یہ کلینک جو چلا ہے، تو خدا کے نام پہ چلا ہے"۔ بتاتی ہیں ڈاکٹر صاحب اپنے مریضوں کیلئے بہت دعا کرتے۔ کلینک میں ماموں جان کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہنے لگیں کمرے کا دروازہ بند کر کے بہت دیر تک دعا کرتے رہتے۔

خاکسار کی والدہ بھی بتاتی ہیں کہ ڈاکٹری اوزار ہاتھ میں پکڑ کر بہت دیر تک ہاتھ جوڑ کر دعا کرتے رہتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان میں دوسروں کیلئے قربانی کرنے کا خاص مادہ ودیعت کیا تھا۔ اپنی جان کی پروا نہ کرتے ہوئے دوسروں کے کام آتے تھے۔

ان کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ یہ غالباً 1992ء کی بات ہے۔ کافی پریشانی تھی۔ ان دنوں ایک عزیز از جماعت مریض نے ان کے بارے میں یہ نظم کہی:۔

شہر کے برگزیدہ ڈاکٹر طارق مرے بھائی
پریشاں ہوں ترے بیمار ہونے کی خبر آئی
شرافت مضمحل ہے اور سخاوت دل گرفتہ ہے
ترے بیمار ہونے سے مروت جاں شکستہ ہے
عیادت کرنے تیری نیکیاں آئیں تو فرمائیں
فرشتوں پر نہیں سجتا کہ وہ بیمار ہو جائیں
سلامت تو رہے بار الٰہی کرم فرمائے
معالج بھی مریضوں کی دعاؤں سے شفا پائے

اتنے بڑے آپریشن کے بعد ڈاکٹر مکمل آرام کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن وہ پھر سے کلینک میں جا کر مریض دیکھنے لگ گئے۔

خاکسار کی والدہ نے ایک مرتبہ ان سے کہا کہ "بھائی جان، وقف کرنا چاہئے، اچھی چیز ہے"۔ کہنے لگے میں نے جمعہ کے دن، نماز جمعہ کے بعد وقف کیا ہوا ہے۔ جو بھی مریض آئے بغیر فیس کے دیکھتا ہوں۔ ہما صاحبہ کہتی ہیں "جمعہ کے دن بیت الذکر جانے سے پہلے ہم سے سارے ڈاکٹری اوزاروں کی اچھی طرح صفائی کرواتے۔ اور بیت لے کر جاتے، وہاں مریض دیکھتے تھے۔"

مرکز بھی وقف عارضی کر کے جایا کرتے تھے۔

ان کی ایک ملازمہ جس نے بیس سال ان کے گھر کام کیا۔ کہنے لگی کہ ڈاکٹر صاحب بہت اچھے انسان تھے۔ میرے بچوں کی انہوں نے شادیاں کیں۔ مالی مدد کرتے تھے اور کہا کرتے تھے "بی بی جب شادی کرنی ہو تو پہلے بتانا"۔ میں پہلے بتا دیتی تھی، مالی مدد بھی کرتے تھے اور کپڑے بھی دیتے تھے۔ اس ملازمہ کے ماشاءاللہ سے تیرہ بچے ہیں۔

پٹھانیاں کپڑا بیچنے آتی تھیں اور ان سے دوائی لے کر جاتی تھیں۔ ماموں جان کی وفات کا سن کر افسوس کرنے آئیں۔

اپنی آخری بیماری کے دوران جن دنوں آسٹریلیا میں تھے لوگ ان سے مشورے کے لیے آتے وہ انہیں پاکستان میں مختلف ڈاکٹروں کو ریفر کرتے تھے اور اس کے بدلے میں کبھی کچھ نہیں چاہا۔ ان کی زندگی بہت سی سعادتوں سے بھری ہوئی تھی۔ بہت سے گوشے پوشیدہ رہ گئے۔

انہوں نے بہت سے ممالک سے ڈگریاں حاصل کی ہوئی تھیں۔ ان کے کارڈ پر یہ تفصیل درج ہے۔

B.D.S (Punjab)
R.D.S.D.O Implantalogy (France)
P.G.(Endodontics U.S.A)
P.G. (Singapore)
F.R.S.M(London)

باقی صفحہ 5 پر

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 جولائی 2014ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

عزیزہ فریحہ مجوکہ

عزیزہ فریحہ مجوکہ بنت مکرم محمد ابراہیم مجوکہ صاحب پٹنی یو کے مورخہ 11 جولائی کو بعمر سوا سال وفات پا گئی۔ عزیزہ وقف نو کی تحریک میں شامل تھی۔ ٹیومر کی وجہ سے کافی عرصہ سے بیمار تھی۔ اس کے والد مکرم محمد ابراہیم مجوکہ صاحب گزشتہ چھ سال سے قائد مجلس پٹنی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ سعیدہ سیف صاحبہ

مکرمہ سعیدہ سیف صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب مورخہ 19 جون 2014ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب کی بیٹی تھیں۔ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے میٹرک کرنے کے بعد عائشہ دینیات کلاس میں بھی تعلیم حاصل کی۔ تقسیم ملک کے بعد اپنے واقف زندگی خاوند کے ساتھ ربوہ آئیں اور قریباً نصف صدی کا عرصہ قربانی اور وقف کی روح سے گزارا۔ طالب علمی کے زمانہ سے وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوئیں۔ آپ کو محلہ فیکٹری ایریا ربوہ کی پہلی صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی اور کئی سال تک یہ فریضہ احسن طریق پر نبھایا۔ آپ عبادات کا شغف رکھنے والی، بکثرت ذکر الٰہی کرنے والی، قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، متوکل، سادہ، شفیق، صابرہ و شاکرہ، صلہ رحمی کرنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ متعدد بچوں نے آپ سے قرآن کریم پڑھنے کی سعادت پائی۔ بچیوں کو جماعتی کاموں کی طرف راغب کرنے کے لئے شفقت اور محبت سے ان کی ٹریننگ کا اہتمام کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر اول مجلس انصار اللہ پاکستان ہیں جو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں واقف زندگی ڈاکٹر کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے ہیں۔

مکرم محمد فاضل عارف صاحب

مکرم محمد فاضل عارف صاحب آف کراچی مورخہ 8 جون 2014ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو جگر کے کینسر کی تکلیف تھی جسے بڑے حوصلہ اور صبر سے برداشت کیا۔ آپ تادم آخر حلقہ مارٹن روڈ کراچی کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ باجماعت نماز کے پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی کرنے والے، بڑے دیانتدار، ہمیشہ سچ بولنے والے، غریب پرور، مستحق لوگوں کی خاموشی سے امداد کرنے والے، مخلص اور نیک انسان تھے۔ چندہ جات اور ہر مالی تحریک میں بڑے ذوق وشوق سے حصہ لیتے تھے۔ مربیان کرام اور مرکزی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے اور ان کی خدمت اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف والدہ اور اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد اشرف عارف صاحب مربی سلسلہ کینیڈا کے چھوٹے بھائی تھے۔

مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ

مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالقدیر خان صاحب آف شاہدرہ لاہور گزشتہ دنوں لاہور میں 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ متقی، پرہیزگار، عبادت گزار، انتہائی دعاگو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ نے شاہدرہ میں اپنے مکان سے ملحقہ پلاٹ خرید کر اس پر بیت الذکر تعمیر کروائی۔ کئی بچے بچیوں کو قرآن پاک پڑھانے کی توفیق پائی۔ چندہ جات اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم عبدالستار خان صاحب مربی سلسلہ و امیر جماعت گوئٹے مالا کی بڑی ہمشیرہ اور مکرم نثار احمد خان صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔

مکرم سلیم احمد صاحب

مکرم سلیم احمد صاحب ابن مکرم کاکا خان صاحب موضع حسن قبول پورہ ضلع پٹیالہ انڈیا مورخہ 25 جون 2014ء کو 37 سال کی عمر میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ 1994ء میں 17 سال کی عمر میں اپنے والدین کے ہمراہ احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی اور 1995ء میں قادیان آ گئے۔ آپ پنجاب، ہریانہ اور یوپی میں جماعتی گاڑیوں کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے۔ گزشتہ چند سال سے لجنہ اماء اللہ بھارت کی گاڑی کے ڈرائیور کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ بہت ملنسار، محنتی باہمت صحت مند اور مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

عزیزم محمد حنان کاشف

عزیزم محمد حنان کاشف صاحب واقف نو ابن مکرم عبدالہادی صاحب آف بشیر آباد سندھ مورخہ 30 مئی 2014ء کو 27 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ سندھ سے اپنے دادا جان کی انجیو پلاسٹی کروانے کی غرض سے ربوہ آئے ہوئے تھے کہ اچانک طبیعت بہت خراب ہوگئی اور 2 دن کی علالت کے بعد خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم رشید احمد صاحب طیب مربی سلسلہ دفتر PS ربوہ کے بھانجے تھے۔

مکرمہ فائقہ اعظم صاحبہ

مکرمہ فائقہ اعظم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اعظم خان صاحب آف ملائیشیا مورخہ 22 مئی 2014ء کو ملائیشیا میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم مجید احمد صاحب سونگی کی بیٹی تھیں۔ آپ ربوہ میں بڑے ذوق وشوق سے وقف عارضی کیا کرتی تھیں۔ بہت ہی صابرہ و شاکرہ اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ امۃ الاسلام اقبال صاحبہ

مکرمہ امۃ الاسلام اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم نیر اقبال صاحب جرمنی مورخہ 29 جون 2014ء کو طویل علالت کے بعد 48 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے صدر لجنہ روڈ گاؤ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ اور دینی احکامات کی پابند، نہایت ملنسار، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بیٹے عزیزم اظہر اقبال جامعہ احمدیہ جرمنی کے درجہ ثانیہ کے طالب علم ہیں۔

مکرم ملک عبدالمجید صاحب

مکرم ملک عبدالمجید صاحب مجید آئرن سٹور ربوہ والے مورخہ 5 جون 2014ء کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ ربوہ کے ابتدائی مکینوں میں سے تھے۔ نمازوں کے پابند، دعاگو، مہمان نواز، کاروبار میں دیانتدار، بڑی سادہ اور وضع دار طبیعت کے مالک تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود سے خاص تعلق رکھنے والے ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے انہیں بہت عقیدت و محبت تھی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم یاسر محمود اکبر صاحب

مکرم یاسر محمود اکبر صاحب ابن مکرم اکبر علی صاحب آف بوریا نوالہ تحصیل کھاریاں مورخہ 18 ستمبر 2013ء کو 32 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ گلی میں شور سن کر گھر سے باہر نکلے تو ایک خاتون (جو سکول ٹیچر ہے) نے ان کے پیٹ میں گولی ماردی جس سے ان کی وفات ہوئی۔ مرحوم ہنس مکھ اور بہت مخلص انسان تھے۔ احمدی احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت افراد سے بھی اچھے تعلقات تھے۔

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالغفور صاحب ربوہ مورخہ 28 جون 2014ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب آف احمد نگر کی بیٹی تھیں۔ آپ کو بچپن سے ہی دینی اور جماعتی خدمت کا بہت شوق تھا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے والی اور مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اپنے بچوں کی اچھی دینی تربیت کی جو اپنی اپنی جگہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمود احمد شمس صاحب سابق امیر جماعت سویڈن کی ہمشیرہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

۞ مکرمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم اقبال احمد چٹھہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری مقصود احمد ورک صاحب نمبردار آف قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ بہت بیمار تھے۔ اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم رائے محمد نواز صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ برکت تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ امتیاز کوثر صاحبہ ایک تکلیف دہ مرض میں مبتلا ہیں۔ ان دنوں جسم پر سوج پڑی ہوئی ہے۔ احباب سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرمہ نگہت منیر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مرحوم آف واہ کینٹ تحریر کرتے ہیں کہ میری بیٹی مکرمہ عائشہ منیر صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وسلامتی والی زندگی اور شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم مستبشر احمد صاحب گلزار ہجری کراچی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی تائی جان محترمہ رضیہ طاہر صاحبہ زوجہ مکرم حمید احمد طاہر صاحب گلزار ہجری کراچی کے گھٹنوں میں تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل و عاجل شفا اور سلامتی و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

یکم اگست 2014ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:55 am	یسرنا القرآن
6:25 am	حضور انور کا دورہ بھارت 2008ء
6:55 am	جاپانی سروس
8:05 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:15 am	عید ملن
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:55 am	حضور انور کا دورہ بھارت 2008ء
12:45 pm	سرائیکی سروس
1:20 pm	راہ ھدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:15 pm	سیرت النبی ﷺ
6:45 pm	تلاوت قرآن کریم
7:00 pm	یسرنا القرآن
7:30 pm	Shotter Shondhane Live
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ بھارت

2-اگست 2014ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	دینی و فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
3:20 am	راہ ھدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	حضور انور کا دورہ بھارت
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
8:20 am	راہ ھدیٰ
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح 17 دسمبر 2012ء
1:35 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:05 pm	راہ ھدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح

3-اگست 2014ء

1:05 am	فیتھ میٹرز
2:05 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:35 am	راہ ھدیٰ
4:05 am	سٹوری ٹائم
4:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
5:20 am	عالمی خبریں
5:40 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
6:05 am	الترتیل
6:30 am	جامعہ احمدیہ جرمنی کا افتتاح
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
9:15 am	اسلامی مہینوں کا تعارف
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
1:00 pm	فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	"عصر حاضر" Live
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 5 جولائی 2014ء (سپینش ترجمہ)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
7:05 pm	Shotter Shondhane
8:10 pm	گلشن وقف نو
9:30 pm	رفقائے احمد
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

4-اگست 2014ء

12:30 am	تلاوت قرآن کریم
1:30 am	Roots to Branches (جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
2:10 am	ایم ٹی اے ورائٹی
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
4:10 am	سوال و جواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:50 am	یسرنا القرآن
6:15 am	گلشن وقف نو
7:25 am	Roots to Branches (جماعت احمدیہ: آغاز سے ترقیات تک)
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اگست 2014ء
8:55 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا دورہ بھارت
12:55 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
1:55 pm	فرنچ پروگرام
3:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اکتوبر 2008ء
4:05 pm	ملیالم سروس
4:35 pm	روحانی خزائن کوئز
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:40 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اکتوبر 2008ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	ملیالم سروس
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ھدیٰ
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا دورہ بھارت

بسم اللہ فیبر کس
سیل سیل سیل۔ لان میلہ سیل
ہر قسم کی لان پر حیرت انگیز سیل
چیمہ مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ 0300-7716468
پروپرائٹرز ڈوگر برادرز 0313-7040618

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238

ربوہ میں سحر و افطار 24 جولائی

انتہائے سحر	3:43
طلوع آفتاب	5:16
زوال آفتاب	12:15
وقت افطار	7:13

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

24 جولائی 2014ء

5:30 am	درس القرآن 27 جنوری 1998ء
9:00 am	دینی و فقہی مسائل
4:00 pm	درس القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 2014ء

تعطیلات طاہر ہومیو ہسپتال ربوہ

مورخہ 25 تا 31 جولائی 2014ء طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں عیدالفطر کی تعطیلات ہوں گی۔ احباب مطلع رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ
سابقہ الصادق بوائز
محکمہ تعلیم اور فیصل آباد بورڈ سے منظور شدہ
سائنس اور کمپیوٹر لیب اور لائبریری
ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی
بچوں اور والدین سے مشاورت اور رابطہ
میل اور فی میل اساتذہ کی ضرورت ہے
کلاس ششم تا نہم داخلہ جاری ہے
رابطہ: پرنسپل 047-6214399,6211499

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

ضرورت ٹیچرز
میتھ اور انگلش مضامین پڑھانے کیلئے ٹیچرز کی ضرورت ہے۔
تعلیمی اہلیت: بی اے/ بی ایس سی
خواہشمند امیدواران اپنی اسناد کے ہمراہ صبح 9 بجے تا 12 بجے تک رابطہ کریں۔
پرنسپل سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ
047-6213786

FR-10